Lesson 2: Ale Imraan (Ayaat 14 - 22): Day 129

سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ كِ تَفْسِير

آب آئیں ذرا نعمتوں کو ایک ایک کر کے دیکھتے ہیں تاکہ ہم شکر گزار بن سکیں۔

زَيْنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ
وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْخَرْثِ ۗ ذَٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۗ وَاللَّهُ
عِنْدَهُ حُسْنُ الْمَبَآئِ ﴿١٣﴾ خوشنما معلوم ہوتی ہے (اکثر) لوگوں کو محبت مرغوب چیزوں کی (مثلاً)
عورتیں ہونیں بیٹے ہوئے لگے ہوئے ڈھیر ہوئے سونے اور چاندی کے۔ نمبر (یعنی نشان) لگے ہوئے
گھوڑے ہوئے (یاد دوسرے) مویشی ہوئے اور زراعت ہوئی (لیکن) یہ سب استعمالی چیزیں ہیں دنیوی
زندگانی کی اور انجام کار کی خوبی تو اللہ ہی کے پاس ہے۔ (۱۳)

محبوب اور پسندیدہ چیزوں میں سب سے پہلے عورت کا ذکر ہوا ہے۔ اگر آپ نساء کا لفظ دیکھیں تو بیوی
اور عورت دونوں کے لئے آتا ہے۔۔ مردوں کے دل میں عورت کے لئے محبت رکھ دی ہے۔ یہ کیسی
محبت ہے؟ ایک مومن کے لئے یہ بیوی کے لئے محبت ہے اور عام مرد کے لئے ایک عام عورت کی
محبت ہے۔ فطرت کے اعتبار سے مرد عورت میں کشش ہے۔ عورت اگر اپنی فطرت پر ہے تو وہ خود
مرد کے پیچھے نہیں پھرتی۔ فطرتی طور پر عورت پہل نہیں کرتی۔ ایمان والا مرد اگر کسی لڑکی کے لئے
محبت یا کشش محسوس کرے تو یہ گناہ نہیں ہے۔ لیکن اس طرح کے جذبات کو صرف جائز طریقے سے
پورا کیا جانا چاہئے۔

قدرتی طور پر مرد اور عورت ایک دوسرے کے لئے کشش محسوس کریں گے۔

تو اگر کسی نے شادی کرنی ہے تو اُسکے لئے معیار اللہ کے نبیؐ نے دے دیا ہے۔

حدیث: چار چیزوں کی وجہ سے کسی عورت سے نکاح کیا جاتا ہے۔ اُسکے مال، حسب، حُسن اور دینداری کی وجہ سے، اور تم دین والی سے نکاح کرنا۔

جیسا لڑکا ہوتا ہے اُسے ویسی لڑکی پسند آتی ہے۔ سورۃ النور میں ہم پڑھیں گے۔

الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ

آج فتنوں کے دور میں ہمیں اپنی نسل کی حفاظت کرنی ہے اور ان کو اچھی تربیت دینی ہے۔ کوئی اچھا رشتہ آئے تو غیرت کا معاملہ بنانے کی بجائے بیٹے یا بیٹی کی شادی کر دیں۔

آج کے دور میں وہی محفوظ رہے گا جسے اللہ کا ڈر ہے یا پھر معاشرے اور خاندان کا ڈر ہے۔ ورنہ تو بچوں کے لئے سب کچھ بہت آسان کر دیا گیا ہے۔ شادی کو آسان کریں۔ ولی کو ساتھ لیں اور دو دن میں شادی کرنا ممکن ہے۔ بجائے اس کے کہ نکاح کو مشکل بنائیں۔ باپ کو منائیں باپ نہیں ہے تو بھائی کو ساتھ لیں۔ اگر گھر والے نہیں مانتے تو اپنی خواہش کو ذبح کر دیں۔ گھر والوں سے پوچھے بغیر کسی کی بہن بیٹی سے تعلقات قائم کرنا اور نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔ اگر کوئی اچھا لگتا ہے تو گھر والوں کو بتائیں۔ فون پر نامحرم سے باتیں کرنا۔ پیغامات بھیجنا اور انٹرنیٹ پر تعلقات بنانا زنا کے دروازے ہیں۔ یہ ایک غلط کام ہے۔ سب کچھ ناجائز ہے۔

اس کی مثال ایسے ہے کہ بھوکے کو بریانی کی پلیٹ دی جائے کہ کھانا بالکل نہیں۔ خوشبو بھی آرہی ہو اور بھوک بھی لگی ہو اور آپ کے سامنے بھی پڑی ہو۔ کون رُکے گا؟

آج ہمارے ارد گرد بہت سارے فتنے ہیں۔ ہماری اولاد ہمارے لئے ایک قیمتی متاع ہے۔ اس کی بہترین تربیت کریں اور ان کو آزمائشوں سے بچائیں۔ اچھے نیک کاموں میں مصروف رکھیں۔ اللہ سے رورو کر دعائیں کریں۔

اگر ہم چاہتے ہیں کہ بچے ماڈرن بھی لگیں۔ اُن کے پاس فون بھی ہوں۔ ہر طرح کی سہولت ہو اور لپ ٹاپ اور آئی پیڈز بھی ہوں تو آپ نے بچوں کے ہاتھ میں انگارے رکھ دیئے ہیں۔ بچوں کو آزمائش میں ڈال دیا ہے۔ اگر اُن کی تربیت اچھی طرح کی ہوئی ہے۔ اُنہیں دین کے کام میں مصروف رکھا ہوا ہے تو پھر ان چیزوں سے جائز فائدہ اُٹھایا جاسکتا ہے۔ ہمارے پاس بھی تو یہ سب کچھ ہے، ہم ان چیزوں کو کیسے استعمال کرتے ہیں؟

ایک آئیڈیل سوسائٹی / مثالی معاشرے میں یہ ہو گا کہ بیٹا یا بیٹی اٹھارہ سال کی ہو گئی ہے یا آپ کے بچے ٹین ایج گروپ میں ہیں تو پھر اُن کے لئے قرآن اور دین کی تعلیم لازمی ہوگی۔

ابو جہل کو دو بیٹے تاج و جوان لڑکوں نے قتل کیا تھا۔ اُن کی والدہ نے انہیں بتا رکھا تھا کہ وہ نبی پاکؐ کو گالی دیتا ہے۔ محمد بن قاسم سترہ سال کا تھا جب سندھ فتح کیا۔ اُس زمانے کی مائیں سب جمع کیا ہوا مال اپنے بچے کی تربیت پر لگا دیتی تھیں۔ وہ ڈھونڈتی پھرتی تھیں کہ کوئی ایسا استاد ملے جو بچے کو دین کی تعلیم دے۔ اُس زمانے میں والد جہاد یا تجارت کے لئے باہر رہتے تھے۔ بیوی کو کچھ رقم دیتے اور چلے جاتے تھے۔ بیوی بچوں کی تربیت کرتی یا استاد کو دیتی تھی کہ بچے کو اعلیٰ تعلیم ملے۔

ہم بھی اپنے بچوں پر رقم لگاتے ہیں لیکن دُنیا کی تعلیم پر۔!

وَالْبَيْنِينَ اور بیٹے۔ یعنی اولاد۔ ایک بیٹا یا بیٹی ہمارے لئے جنت کا دروازہ بن سکتا ہے اگر ہم نے اچھی تربیت کی ہوئی ہوگی۔ آپ اپنی اولاد کی نیک تربیت کر کے نیکیوں کے معاملے میں امیر ترین انسان بن سکتے ہیں۔ اپنے آپ سے سوال کریں ہم اپنے والدین کے لئے کیا ہیں؟

ذرا سوچیں کہ ہمارے والدین کی قبر میں کیا ہو رہا ہوگا؟ کیا ہم اپنے والدین کے لئے صدقہ جاریہ ہیں؟ ہماری وجہ سے ہمارے والدین کے ساتھ کیا ہو رہا ہوگا؟

اگر ہم نے اپنے بچوں کی صحیح تربیت نہ کی تو یہ اولاد جہنم کا ایندھن بنیں گی (خدا نخواستہ)، کیا ہمیں یہ منظور ہے؟ اسلام اس پر بہت بے لاگ ہے۔

ہماری اولاد ہی اصلی کرنسی ہے۔ ہماری اولاد ہمارے لئے بہترین سرمایہ ہے۔ اس کی حفاظت کریں گے تو یہ ہمارے کام آئیں گے۔ ہم اُمتِ محمدیہ تیار کر رہے ہیں۔ صرف اپنے بچوں کی نہیں تمام مسلمان اُمت کی فکر کریں۔ آج ہمیں بچوں کے کیریئر کی فکر ہے لیکن اُن کی آخرت کی فکر ہی نہیں ہے۔ ہمیں اُن کی صحیح رہنمائی کرنی ہے۔

آج کے بچے خوش قسمت ہیں۔ اُن کے لئے دین سیکھنا آسان ہو گیا۔ قرآن، ترجمہ، حدیث، سنتِ رسولؐ سے مثالیں۔ کتابیں۔ لیکچرز سب کچھ فراہم ہے۔

سوچیں ہم کدھر جا رہے ہیں؟ لوگ بازاروں میں پھرتے ہیں۔ نئے سے نیا فیشن چل رہا ہے۔ برتن نئے ڈیزائن کے خریدے جاتے ہیں۔ وقت اور پیسے کا ضیاع۔

دل و توجہ کہیں اور لگی رہتی ہے۔ ہمارا دھیان کیسے غلط قسم کے کاموں میں بٹا رہتا ہے۔

زندگی کو سادہ رکھیں۔ نمائش اور ظاہری دکھاوے سے بچیں۔

اپنے لئے صدقہ جاریہ چھوڑ کر جائیں۔ دین کے کاموں پر پیسہ خرچ کریں۔ دوسروں کے لئے آسانیاں پیدا کریں۔ دنیا کی زندگی میں کھو کر نہ رہ جائیں۔

اس کی مثال ایسے ہے کہ اگر آپ کے پاس ایک چیز ہو تو اسی میں گزارہ آسانی سے ہو جاتا ہے۔ جیسے ایک کمرہ، ایک بیگ، توحید ہماری فطرت سے بہت ملتی ہے۔

اسلام آپ کو اچھا کھانے سے نہیں روکتا۔ اچھی چیزیں خریدیں اور استعمال کریں۔ لیکن اُن میں کھو کر نہ رہ جائیں۔ اپنے شوق پورا کر لیں۔ حدیث ہے کہ جو کھا لیا یا پہن لیا تو استعمال ہو گیا جو صدقہ کیا وہ جمع ہو گیا اور نہ بندہ کہتا رہتا ہے میرا مال میرا مال حالانکہ باقی مال تو ورثاء کا ہے۔

اپنی زندگی کا اصول بنالیں کہ جو نہیں کوئی نئی چیز آجائے تو پُرانی چیز کسی کو دے دیں۔ گھر سنبھالنا بھی آسان ہو گا اور آپ کی چیز کسی کے کام آجائے گی۔

اپنا لائف اسٹائل دیکھیں۔ چیز کو استعمال کریں۔ ورنہ پھر کسی کو دے دیں۔ سنبھال سنبھال کرنے

رکھیں۔ مزید تفصیل کے لئے آیت 14 کے لئے پچھلے سال والا سبیل الجنۃ کا لیکچر سُنیں۔

قُلْ أَوْ نَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذَلِكُمْ ۖ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا
الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَأَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ﴿١٥﴾

آپ فرما دیجئے کیا میں تم کو ایسی چیز بتلا دوں جو (بدرجہا) بہتر ہو ان چیزوں سے (سوسنو) ایسے لوگوں کے لیے جو (اللہ سے) ڈرتے ہیں ان کے مالک (حقیقی) کے پاس ایسے ایسے باغ ہیں جن کے پانی میں

نہریں جا رہی ہیں ان میں ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے اور (ان کے لیے) ایسی بیبیاں ہیں جو صاف ستھری کی ہوئی ہیں اور (ان کے لیے) خوشنودی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ خوب دیکھتے ہیں (بھالتے) ہیں بندوں کو۔

اب ان سب چیزوں سے بہتر چیز بتائی جا رہی ہے۔ ہمارے پاس جو کچھ ہے ان سب سے بہتر جنت میں ملے گا۔ اس آیت کو خوبصورت سا لکھ کر اپنے گھر میں جگہ جگہ لگالیں۔ اپنی اصلاح کی فکر کریں۔ اپنے آپ کو یاد کرواتی رہیں۔

قُلْ أَوْ نَبِيُّكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذَلِكَ ۖ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَأَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ﴿١٥﴾

اب یہ بات یاد رکھیں کہ کہ ماڈرن لائف اسٹائل اور دین کی زندگی ساتھ ساتھ نہیں چلے گی۔ دین کا کام قربانی مانگتا ہے۔ اللہ کے راستے میں عاجزی آتی ہے۔ دین پر عمل تو کر سکتی ہیں لیکن دین کا کام نہیں ہو سکے گا۔ ایک حدیث ہے؛

وعن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "إن الله عز وجل يقول لأهل الجنة: يا أهل الجنة، فيقولون: لبيك ربنا وسعديك، والخير في يديك فيقول: هل رضيتم؟ فيقولون: وما لنا لا نرضى يا ربنا وقد أعطيتنا ما لم تعط أحداً من خلقك! فيقول: ألا أعطيكم أفضل من ذلك فيقولون: وأى شيء أفضل من ذلك؟ فيقول: أحل عليكم رضواني، فلا أسخط عليكم بعدة أبداً" ((متفق عليه)).

اور حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جنتیوں کو (مخاطب کرنے کے لئے) آواز دے گا کہ ”اے جنتیو! تمام جنتی (یہ آواز سن کر) جواب دیں گے کہ ہمارے پروردگار! ہم حاضر ہیں، تیری خدمت میں موجود ہیں، تمام تر بھلائی تیرے ہی قبضہ قدرت اور ارادے میں ہے (کہ جس کو چاہے عطا کرے)۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا (میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ) کیا تم (جنت کا انعام پا کر) مجھ سے راضی و خوش ہو؟“ وہ عرض کریں گے کہ پروردگار! بھلا ہم آپ سے راضی و خوش کیوں نہیں ہوں گے، آپ نے تو ہمیں وہ بڑی سے بڑی نعمت اور سرفرازی عطا فرمائی ہے جو اپنی مخلوق سے کسی کو بھی عطا نہیں کی اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں اس سے بھی بڑی اور اس سے بھی بہتر نعمت تمہیں عطا نہ کروں؟ وہ کہیں گے کہ پروردگار! اس سے بھی بڑی اور اس سے بھی بہتر نعمت اور کیا ہوگی؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”میں تمہیں اپنی رضا و خوشنودی عطا کروں گا اور پھر تم سے کبھی ناخوش نہ ہوں گا۔“ (بخاری و مسلم)

مولیٰ کریم کا اپنے بندے سے راضی و خوش ہو جانا تمام نعمتوں اور سعادتوں کے حاصل ہو جانے کی ضمانت ہے لہذا جب پروردگار اہل جنت کے تئیں اپنی رضا و خوشنودی کا اظہار فرمادے گا تو گویا انہیں تمام ہی نعمتیں اور سرفرازیاں حاصل ہو جائیں گی اور عظیم ترین نعمت دیدار الہی، بھی نصیب ہو گا۔ آخرت کے مقابلے میں ان چیزوں کی کوئی حیثیت ہی نہیں۔ کوشش کریں اللہ کی رضامندی حاصل کریں۔ ہماری روح کو زندہ چیزیں چاہئیں۔ ہم ان مادی چیزوں سے دل نہیں بہلا سکتے۔ ہماری روح کو قرآن چاہئے۔ اللہ کی محبت چاہئے۔ ہم اپنے آپ کو کپڑے زیور دے کر بہلانا چاہتے ہیں۔ اور زیادہ دُکھ کی بات تو یہ ہے کہ اگر اپنے آپ کو یہ چیزیں حرام سے دیں۔

حضرت علیؓ کا قول ہے کہ میں اس دنیا کی فکر کیوں کروں جو اگر حلال سے لی ہے تو صرف حساب ہے۔
اور حرام سے ملی تو عذاب ہے۔

اب صبر کی بات کیوں کی گئی؟ کہ خواہشوں پر قابو کریں۔ زندگی کا اصول بنالیں کہ پہلی چیز خراب ہو
گی یا ٹوٹے گی تو پھر نئی لائیں گے۔

الصَّابِرِينَ وَالصَّادِقِينَ وَالْقَانِتِينَ وَالْمُنْفِقِينَ وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ ﴿١٤﴾ (اور وہ

لوگ) صبر کرنے والے ہیں اور راست باز ہیں اور (اللہ کے سامنے) فروتنی کرنے والے ہیں اور
(مال) خرچ کرنے والے ہیں اور اخیر شب میں (اٹھ اٹھ کر) گناہوں کی معافی چاہنے والے ہیں۔

دنیا میں صبر کرنے والے۔ اپنے جذبات اور خواہشات پر قابو پانے والے بنیں۔

کردار اور گفتار کے سچے۔ مقابلہ بازی نہ کریں۔ سچ بولیں۔

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے۔ اللہ کے سامنے جھکنے والے اور عاجز لوگ۔ اللہ ہمیں ان میں شامل

کر لیں۔ آمین تہجد کے وقت اٹھ کر دعائیں کریں۔

حضرت عمرؓ کی دُعا ہے؛

یا اللہ ہم میں یہ طاقت نہیں کہ ہم تیری بنائی ہوئی چیزوں سے محبت نہ کریں (کہ ہم ان چیزوں کو دیکھ
کر خوش نہ ہوں) جن کو تو نے ہمارے لئے خوبصورت بنا دیا۔ (ہمارے بس میں یہ نہیں) اے اللہ میں
تم سے سوال کرتی ہوں کہ میں ان کو حق کے راستے پر خرچ کر دوں۔

دوسری دعا: ہم یہ نہیں کر سکتے کہ ان چیزوں سے محبت نہ کریں جو تو نے ہمارے دلوں میں ڈال دی۔
 پس مجھے اس کے شر سے بچالے۔ اور مجھے توفیق دے کہ میں ان کو حق طریقے سے خرچ کر سکوں۔
 اللہ ہمیں چیزیں دے۔ ہماری ضرورتیں پوری کر دے لیکن ہمارے دل میں ان کی محبت نہ ہو۔ دل
 دنیا کی چیزوں میں نہ اٹکار ہے۔

اپنی چیزوں کو اپنی خوشی کے لئے استعمال کریں۔ دوسروں کو دکھانے کے لئے نہیں۔
 جو استعمال یا خرچ نہیں کرتیں وہ دوسرے کو دے دیں۔

اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ ہمیں دنیا کی چیزوں کی محبت سے بے نیاز کر دے۔ آمین